

محمد بن حسن سے مروی ہے اُس نے علی بن خالد سے سنا۔ میں بغداد مین مقام عسکر میں تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہاں ایک آدمی کو شام کی طرف سے لایا گیا ہے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا یہاں اُسے زندان میں بند کر دیا گیا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے: اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں زندان کے صدر دروازے پر آیا اور وہاں کے زندان کے مسئول کو کچھ رقم دی۔ اُس کی اجازت سے اُس شامی قیدی کے پاس پہنچا۔ وہ آدمی سلجھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ میں نے اُس سے کہا: تیرا قصہ کیا ہے؟ یہاں تمہیں کیوں زندان میں بند کیا گیا ہے؟

اُس نے کہا: میں شام کے علاقے کا فرد ہوں۔ ہمارے علاقہ میں ایک مقام "راس الحسین" کے نام سے معروف ہے، میں وہاں اکثر عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ میں وہاں عبادت میں مصروف تھا کہ وہاں ایک شخص آیا اور اُس نے مجھ سے کہا: اُٹھیں اور ہمارے ساتھ چلیں۔ میں

وہاں سے اُٹھ کر اُن کے ساتھ چل پڑا۔ **تو میں نے اُن کے ساتھ اپنے آپ کو مسجدِ کوفہ میں پایا۔ اُس نے مجھ سے کہا: اس مسجد کو جانتے ہو؟ میں کہا: جی ہاں! یہ مسجدِ کوفہ ہے۔ اُس شخص نے نماز پڑھی اور میں نے اُس کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اُن کے ساتھ مسجدِ نبویؐ میں پایا۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا، میں نے بھی سلام کیا اور اُن کے ساتھ نماز پڑھی۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا، پھر میں نے اپنے آپ کو اُن کے ساتھ مکہ معظمّہ میں پایا۔ اُنہوں نے مناسک ادا کیے۔ میں نے بھی اُن کے ساتھ مناسک ادا کیے۔ پھر میں نے اپنے آپ کو وہاں راس الحسین میں پایا جہاں میں عبادت کر رہا تھا۔** اس کے بعد وہ شخص چلے گئے۔ پھر اس سال میرے ساتھ وہی ہوا جو پچھلے سال ہوا تھا۔ جب ہم مناسکِ حج سے فارغ ہوئے اور انہوں نے مجھے واپس اپنی جگہ پر پہنچایا۔ وہ ابھی میرے پاس موجود تھے۔ **میں نے کہا: میں آپ کو اُس ذات کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے آپ کو یہ قدرت عطا کی ہے۔ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ (امام محمد تقیؑ) ہوں۔**

اُس (شامی) آدمی نے کہا: جب میں نے یہ بات کسی سے بیان کی تو پھر یہ ہر طرف پھیل گئی۔ آخر یہ بات محمد بن عبد الملک زیارت تک جا پہنچی۔ اُس نے میری طرف اپنے سپاہی بھیجے اور اُنہوں نے مجھے زنجیروں میں جکڑا اور یہاں لے آئے۔ یہ میرا واقعہ ہے۔

علی بن خالد نے اِس آدمی سے کہا: کیا تم نے اپنا یہ واقعہ محمد بن عبد الملک کو سنایا تھا۔ اُس نے کہا: ہاں، میں نے اُسے سنایا تھا۔ یہ قصہ سن کر محمد بن عبد الملک نے مجھ سے کہا: **تو اُس شخص سے کہہ جس نے تجھے ایک رات میں شام سے کوفہ، کوفہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور پھر مکہ سے شام پہنچا دیا۔ وہ تجھے میری قید سے نکالے تو پھر میں مانوں گا کہ وہ صاحبِ اعجاز و کرامت ہے۔**

علی بن خالد نے کہا: اس کا یہ دردناک قصہ سن کر میں پریشان ہوا۔ اُسے تسلیاں دیں، صبر کرو اور اللہ ضرور تیرا مسئلہ حل کرے گا۔

صبح ہوئی میں دوبارہ وہاں گیا تو وہاں لوگوں کا اژدہام دیکھا۔ زندان کا داروغہ اور اُس کے ساتھی کھڑے۔ میں نے پوچھا: یہ لوگوں کا ہجوم کیسا ہے؟

اُنہوں نے کہا: وہ قیدی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا وہ گذشتہ رات زندان سے نکل گیا ہے۔ نہیں معلوم کہ اُسے زمین نگل گئی ہے یا کوئی پرندہ اُسے اُٹھا کر لے گیا ہے۔

(امام محمد تقیؑ ولادت سے شہادت تک، صفحہ 121 - مِنَ المهدِ اِلیٰ اللّحدِ کا اردو ترجمہ)